بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | ہفتہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۵ تبوک ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۱۰

اخبارِ احمدیہ

۱۳ ستمبر/تبوک/ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"عام طبیعت بہتر ہے۔ پیشاب کی تکلیف ابھی باقی ہے۔"

"احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

ابتلاؤں کی برکات سے انبیاء و اولیاء مدارجِ عالیہ پاتے ہیں

یہ ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّوجلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے

ابتلاء اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے

"ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے اور باوجود عزیز ہونے کے ذلّت کی صورت میں اُن کو ظاہر کرتا ہے اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے کر کے اُن کو دکھاتا ہے۔ یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ اُن کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے اُن کا نام و نشان مٹا دیوے۔ کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّوجلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلّت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے۔ بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اُس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے اُن کو سکھا دے یہی سنّت ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنّت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں۔ اور قرآن شریف اور احادیثِ نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانونِ قدرت کی تصریح کرتی ہیں۔ اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارجِ عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے اُنہوں نے پائے۔ ابتلاء نے اُن کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مُہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں۔"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۴)

خصوصی درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:-

میری بہو عزیزہ امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کا پتّہ کا اپریشن عنقریب امریکہ میں ہونے والا ہے۔ عزیزہ امید سے ہیں۔ ایسی حالت میں اپریشن دوہرا نازک ہو جاتا ہے اور بچہ پر بھی اثر انداز ہونے کا خدشہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگوں سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اپریشن ہر طرح سے کامیاب رہے اور دونوں کے لئے کسی قسم کی پیچیدگی کا باعث نہ ہو۔ (آمین)

● - خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ جمیلہ ثروت صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ کمزوری اور نقاہت بہت ہے۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالخالق الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

میرے والد صاحب کافی عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نیز والدہ صاحبہ پیٹ کی پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (انور احمد۔ امریکہ)

امرائے کرام / صدر صاحبان

۲۸ ستمبر سے

"ہفتہ تحریکِ جدید" منائیں

(وکیل المال اوّل)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل۔ دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۰ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ
۱۵ تبوک ۱۳۶۳ ہش

مذہبی آزادی کے اصل اور حقیقی علمبردار

دنیا میں اللہ تعالےٰ نے اصلاحِ خلق کی غرض سے جتنے بھی ماموروں کو مبعوث فرمایا انہیں اس نے مذہبی آزادی کا اصل اور حقیقی علمبردار بنا کر بھیجا۔ وہ یہی اعلان کرتے رہے۔

(۱) لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ (البقرہ ، ۲۵۷)

دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔

(۲) اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ (الکہف آیت ۳۰)

یہ سچائی تمہارے رب کی طرف سے ہی (نازل ہوئی) ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

جو سچائی وہ لے کر آتے تھے اسے وہ زبردستی یا جبر کے ذریعہ نہیں منواتے تھے بلکہ وہ لوگوں کی اس آزادی کو تسلیم کرتے تھے کہ جو اس سچائی کا قائل ہو جائے اور پورے اطمینان کے بعد اسے قبول کرنے پر آمادہ ہو وہ اس پر ایمان لے آئے اور جب تک اس کا دل مطمئن رہے وہ اس پر قائم رہے۔ برخلاف اس کے جو قائل نہ ہو یا قائل نہ ہونا چاہے وہ اسے قبول کرنے سے انکار کر دے۔ اسی طرح وہ حق کے منکروں اور مخالفوں سے بھی یہ مطالبہ کرتے تھے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی نازل کردہ سچائی پر صدق دل سے ایمان لے آئے ہیں وہ انہیں حق سے پھیرنے میں جبر سے کام نہ لیں اور انہیں حق کو ترک کرنے پر مجبور نہ کریں۔ ہاں اگر وہ بلا جبر و اکراہ کسی کو اس کے سابقہ مسلک کا دوبارہ قائل کر لیں تو ایسا شخص آزاد ہے کہ وہ پھر کفر کی طرف لوٹ جائے۔ طرفین کو جبر بہر حال کسی شکل میں بھی روا نہیں رکھنا چاہیئے۔

ساری خرابی ہی اس بات سے پیدا ہوتی تھی کہ مامورین الٰہی کے مخالفین جبر سے کام لیتے تھے۔ اوّل تو وہ مامورین الٰہی کو وعظ و نصیحت کے ذریعہ حق کی اشاعت کرنے سے باز رہنے کی دھمکیاں دیتے۔ دوسرے وہ ان لوگوں کو جو اپنے دلی اطمینان کے بعد حق کو قبول کر لیتے تھے تعذیب کا خوف دلا دلا کر مجبور کرتے تھے کہ وہ حق کو ترک کر کے اپنے سابقہ مسلک کی طرف واپس لوٹ آئیں وہ تعذیب کا خوف ہی نہیں دلاتے تھے بلکہ ان پر ظلم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے اس کی ایک واضح مثال حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے ظالمانہ طرزِ عمل میں بھی ملتی ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کے بعد اپنی قوم کے لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلایا۔ نیز اسے ناپ تول میں پوری دیانتداری سے کام لینے، لوگوں کا مال ناجائز طریق سے نہ کھانے اور معاشرہ میں فساد کی طرح نہ ڈالنے کی تلقین کی اور پھر ساتھ ہی انہوں نے ان سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ جو لوگ حق کو قبول کرنا چاہتے ہیں انہیں اسے قبول نہ کرنے پر مجبور نہ کرو۔ انہوں نے لوگوں سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ حق کو قبول کرنے یا رد کرنے کے معاملہ میں لوگوں کو آزاد رہنے دو اور اس سارے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ خود فیصلہ کر دے گا کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ہے (بحوالہ الاعراف آیات ۸۶ تا ۸۸)

اس پر قوم کے سرداروں نے حضرت شعیب سے کہا۔ ہم دو باتوں میں سے ایک بات کر کے رہیں گے۔ یا تو ہم تم لوگوں کو اپنا نیا مسلک ترک کر کے ہمارے آبائی مسلک میں واپس آنے پر مجبور کر دیں گے۔ یا پھر تم سب کو شہر بدر کر کے اپنے درمیان سے نکال

(باقی صفحہ پر)

کتنا انتظار؟

ہاتھوں میں شوقِ دید کا کاسہ لئے ہوئے
مَن کی اُداسیوں کو دِلاسہ دیئے ہوئے
بیٹھے ہیں رہ گزر میں سبھی لوگ منتظر
چشمِ فراق ، ذوقِ تماشہ لئے ہوئے

دِل کی تڑپ نے کر دیا ہم کو بہت نزار
رہتے ہیں تیری یاد میں ہم سخت بیقرار
تُو سُکھ کے سائے میں سدا پھولے پھلے بڑھے
اِتنا بتا دے اور کریں کتنا اِنتظار؟

ضبط و سکوں سے چاک گریبان سی لئے
آئے تھے جتنے آنکھ میں آنسو وہ پی لئے
دِل کا لہو نچوڑ لیا فردِ جرم نے
ہیں کتنے سخت جان کہ ہم پھر بھی جی لئے

یہ صبر دیکھ دیکھ کے حیران ہیں رقیب
روشن کریں گے نام ترے در کے یہ نقیب
اِس غم نے کر دیا ہے تیرے اور بھی قریب
مولیٰ تیرا یہ حُسنِ کرم ہے زہے نصیب

جوشِ جنوں کی خیر ہو پروردگار سُن!
ہم تیرے در پہ آئے ہماری پکار سُن!
ہم تیرا در نہ چھوڑیں گے مولا تری قسم
تجھ سے ہے التجائے کرم بار بار سُن!

بچھڑے ہوؤں کو جلد مِلا۔ اے مرے خدا
اُٹھتے ہیں آج دستِ دعا۔ اے مرے خدا
"راضی ہیں ہم اُسی میں ہو جس میں تری رضا"
سُن لے اب آنسوؤں کی صدا۔ اے مرے خدا

ڈاکٹر فہمیدہ منیر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک قرآنی تمثیل

ع "اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو" (مصلح موعود)

محترم مولانا غلام باری سیف صاحب، ربوہ

سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ"

(النحل: ۹۲-۹۳)

اور چاہیئے کہ اللہ کیساتھ اپنے عہد کو جب تم نے عہد کیا ہو، پورا کرو۔ اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد جبکہ تم نے اللہ کو قسم کھا کر اپنا ضامن بنا لیا ہو، مت توڑو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو اس کے مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ اس طرح کہ تم اپنی قسموں کو فریب کے ذریعہ آپس میں رسوخ بڑھانے کا ذریعہ بنا لو۔

اس سے پہلی وہ مشہور آیت ہے جسے پہلی صدی کے مجدد حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز نے جن کے عہدِ خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ خطبہ جمعہ میں شامل کیا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے تین امور عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا حکم دیا ہے اور تین امور فحشاء، منکر اور سرکشی سے منع فرمایا ہے۔

اس کے بعد مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایفاء عہد کی تاکید فرمائی۔ عہد انسان کسی جبر سے نہیں کرتا اپنے اختیار سے کرتا ہے۔ مفسرین نے عٰهَدْتُّمْ کے لفظ سے ہی استدلال کیا ہے۔ یہاں عہد اللہ کے الفاظ ہیں۔ لیکن اسے مفسرین نے عام عہد بھی قرار دیا ہے۔ عہد اللہ اس لئے کہا کہ یہ عہد اللہ کے لئے کرنا ہے۔

امام رازی نے عہد اللہ سے پانچ عہد مراد لئے ہیں وہ اپنی مشہور تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

(۱) "عہد اللہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا عہد مراد ہے۔ بعد توکیدھا سے مراد یہ ہے کہ خدا کا نام لے کر آپ نے یہ عہد کیا۔

(۲) اس سے مراد ہر وہ عہد ہے جو اپنے اختیار سے انسان کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو اس عہد کا پابند قرار دیتا ہے۔ اس عہد کو پورا کرے خواہ وہ مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے۔

(۳) عہد سے مراد جہاد اور ہر وہ امر ہے جو خدا تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔

(۴) عہد اللہ سے مراد قسم ہے جب اللہ کی قسم کھا کر عہد کیا اسے پورا کرے سوائے اس کے کہ اس عہد کے خلاف کرنے میں بہتری ہے اور دلیل اس کی وہ حدیث لائے جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کوئی قسم کھائی پھر دیکھا کہ اس کے خلاف اس سے بہتر ہے تو اب وہ قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔ اس کی مثال یہ کہ قسم کھالے کہ میں فلاں شخص سے بات نہیں کروں گا۔ تو یہ ارشاد رسولؐ کے خلاف ہے اس لئے قسم توڑ دے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۵) عہد سے مراد ہر وہ عہد ہے جہاں وفا متقاضی ہو (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ مکتبہ علمیہ طہران)

اس سے اگلی آیت میں ایک تمثیل بیان کی ہے کہ اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جو سوت کات کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی۔ بجائے اس کے کہ اس سے کپڑا یا رسّہ تیار کیا جاتا وہ سوت کے ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی اور اپنے عمل اور سعی کو رائیگاں کر دیتی۔ اپنی کوشش کو منزل مقصود سے ہمکنار نہ ہونے دیتی۔

مفسرین نے لکھا ہے۔ مکہ میں رہنے والی یہ ایک بے وقوف عورت تھی اس کا کان پھٹا ہوا تھا اس کا نام ریطۃ تھا یہ سعد کی بیٹی تھی۔ دادا کا نام تیم تھا۔ لقب اس کا جفراء تھا۔ یہ سوت کاتتی تھی اور دوپہر کے قریب اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔ مجاہد کہتے ہیں یہ نجد کے رہنے والی عورتوں کا فعل تھا۔ وہ سوت کاتتی تھیں پھر اسے دوبارہ دھنک کر اون کے ساتھ ملا کر کاتتی تھیں

یہ ایک مثال ہے۔ ایک یا ایک سے زیادہ ایسی عورتوں کی مثال بیان کی ہے جو کوشش تو کرتیں۔ کام کرتیں۔ لیکن اسے انجام کو پہنچائے بغیر اکارت کر دیتیں۔ یہ تمثیل ہے۔ جو بلاغتِ کلام کی ایک دلیل ہے۔ ائمہ حدیث نے بعض باب باندھے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تمثیلیں اکٹھی کر دیں۔ جس کا عنوان "ابواب الامثال" قائم کیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کبھی انسانی کوشش ناکامی کا منہ دیکھتی ہے لیکن اہلِ عزم اس پر مایوس نہیں ہوتے بلکہ بعض اوقات ان کی شکست ان کے اسپ عمل کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے کیا ایک بادشاہ کا مکڑی سے سبق حاصل کرنے کا واقعہ آپ نے نہیں پڑھا کہ شکست سے دوچار ہونے کے بعد جب غار میں وہ مایوس بیٹھا تھا تو اس نے ایک مکڑی کو دیکھا وہ تار سے جالا بُن رہی ہے۔ وہ جالا بُنتی بُنتی سات دفعہ گری اور آٹھویں دفعہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئی۔ تب بادشاہ نے کہا۔ اگر مکڑی نے ہمت نہیں ہاری تو میں مرد ہو کر بے ہمت کیوں بنوں۔ چنانچہ اس نے پھر کمر ہمت باندھی اور بالآخر فتح حاصل کر لی۔

افراد اور قوموں کی تاریخ میں ایسے لمحات آتے ہیں کہ وہ پیسے جاتے ہیں۔ ان کا تمسخر اڑایا جاتا ہے لیکن بالآخر خدا کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ ظفر و کامرانی کا سہرا ان کے سر بندھتا ہے۔ کمزور ایمان اور کمزور دل والا انسان بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سے اپنا سفر ترک کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا" (البقرۃ: ۲۱)

لیکن اہلِ عزم کے قدموں کو نہ زمین کے طوفان تھام سکتے ہیں نہ آسمانوں کی بجلیاں۔ وہ اپنی ناؤ کو کھیتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے بازو نہیں تھکتے۔ ان کے حوصلے شکست نہیں ہوتے کہ ان کی کشتی کا ناخدا وہ خالقِ سموات والارض ہوتا ہے۔ ان کے بازوؤں کو ان کا ایمان اور صدق قوت عطا کرتا ہے۔

ہاں قسمت کا مارا کوئی اس عورت کی طرح اپنی کوششوں کا خون بھی کر دیتا ہے وہ پتوار روک لیتا ہے اور ساحلِ مراد سے ہمکنار نہیں ہوتا اور اس کی کشتی طوفانوں میں بہہ جاتی ہے۔

ابوجہل کے فرزند حضرت عکرمہؓ! نہیں نہیں!! وہ تو فتح مکہ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہو گئے تھے۔ انھوں نے اس رحمۃ للعالمینؐ کے سامنے سر جھکائے یہی استدعا کی تھی کہ دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے تلافیٔ مافات کی توفیق عطا فرما دے۔ چنانچہ پھر وہ تلافیٔ مافات کے لئے لشکرِ کفار میں بے دریغ گھس جاتے تھے۔ کسی نے کہا "عکرمہ ذرا سنبھل کر لڑا کرو۔ اپنے آپ کو موت کے منہ میں کیوں دیتے ہو۔" عکرمہ نے جواب دیا:۔

"میں نے کفر کے لئے کبھی یہ احتیاط نہ کی اور آج مجھے اسلام کی خاطر اس احتیاط کی تلقین کرتے ہو۔"

اور پھر تاریخ گواہ ہے جنگِ یرموک میں۔ موت کے منہ میں کود کر عکرمہؓ نے لشکرِ کفار کی یلغار ہی نہیں روکی بلکہ وہ لشکر جو سمندر کی لہروں کی طرح آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کے سپاہی دریا اور خندقوں میں گر کر مر گئے۔ اور مسلمانوں کی شکست فتح میں بدل گئی۔ اور عکرمہؓ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔

سیدنا علیؓ نے کیا خوب فرمایا تھا۔ اوائل عمر کی تلافی آخری عمر میں کر لو جو اس زریں اصل کو اختیار کرتا ہے وہ کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اسے بوقت رخصت اپنے خدا کی یہ آواز سنائی دیتی ہے:۔

"يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝" (الفجر ۲۸ تا ۳۱)

اے نفسِ مطمئنہ آجا اپنے رب کی آغوش میں۔ اس کے بندوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوا لے۔ اس کی ابدی رضا کا ہار پہن لے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں کبھی عارضی ناغہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن یہ وقفے اہل صدق ووفا کے شوق اور اضطراب کی چنگاری کو بجھنے نہیں دیتے۔ بلکہ محبت کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے ہمارے آقا و مولیٰ، محبوب کبریا پر نزولِ وحی میں وقفہ آگیا تھا۔ خدا کی محبت میں دیوانے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ اس وجہ سے اور بڑھا۔ خدا کی محبت کی لَو بجھی نہیں مدھم نہیں پڑی اور تیز ہوئی بلکہ یہ وقت ہوتا ہے جب دونوں طرف محبت کی آگ سلگتی ہے۔ اس کے شعلے نزدیک و دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ جس طرح ماں کا بچہ گم ہو جائے اور اضطراب کی گھڑیاں کٹ جائیں اور ماں کو بچہ مل جائے تو ماں کس طرح اپنے لعل کو سینہ سے لگاتی ہے۔ اس کی بلائیں لیتی ہے۔ خوشی سے اس کے آنسو گرنے لگتے ہیں۔ یہ وہ لمحے ہوتے ہیں جن پر وہ حدیث صادق آتی ہے کہ میرا بندہ جب میری طرف چل کر آتا ہے۔ خدا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔

مندرجہ بالا دوسری آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ

تم اپنی قسموں کو باہم فساد کا ذریعہ نہ بناؤ۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت عربوں کے بارہ میں نازل ہوئی۔ وہ کسی قبیلہ یا قوم سے معاہدہ کرتے۔ دوسرا قبیلہ آتا جو پہلے سے تعداد میں بڑا ہوتا۔ یہ پہلے سے عہد شکنی کرتے اور اس سے معاہدہ کر لیتے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"نَزَلَتْ فِي الْعَرَبِ كَانُوْا اِذَا حَالَفُوْا قَبِيْلَةً فَجَاءَ اَكْثَرُ مِنْهَا عَدَدًا حَالَفُوْهُ وَغَدَرُوْا بِالَّتِيْ كَانَتْ اَقَلَّ"

(البحر المحیط جلد ۵ صفحہ ۵۳ مطبوعہ السعودیہ)

کمزوروں کی دغا اکثر اس وقت مجروح ہوتی ہے جب روپہلی مصلحتیں نظر آتی ہیں لشکروں کی کثرت اور اسلحہ کی چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے۔ کثرت سے دل لرز جاتا ہے۔ لیکن اہل ایمان ایسے مواقع پر یہ کہتے سنائی دیتے ہیں:۔

"قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝"

(الاحزاب: ۲۳)

انہوں نے کہا یہی تو وہ لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں بڑھایا۔

پس نشیب و فراز تو زندگی میں آیا ہی کرتے ہیں۔ امتحان ہوا ہی کرتے ہیں۔ امتحان کے ایام میں طالب علم کی بھوک اڑ جاتی ہے راتوں کی نیند کافور ہو جاتی ہے۔ اہل خانہ اس پر ترس کھاتے ہیں۔ پس کر دو بیٹا سو جاؤ۔ لیکن بیٹا منزل کی طرف رواں دواں ہوتا ہے۔

ہماری جماعت میں ایک بزرگ تھے جنہوں نے کئی دفعہ مولوی فاضل کا امتحان دیا۔ لیکن وہ پاس نہ ہو سکے۔ وہ مولوی فاضلوں کو پڑھایا کرتے۔ مولوی فاضل تو وہ اپنے آپ کو کہہ نہ سکتے تھے اس لئے وہ خود کو مولوی فاضل گر کہتے تھے۔ ہماری جماعت کے مربی مولانا محمد سلیم ہر بار انہیں کہتے۔ جب نتیجہ آتا ان کا نام کامیاب ہونے والوں میں نہ ہوتا تو ان کے سارے پچھلے سال شمار کر کے کہتے۔ دیکھو! اگر تم کامیاب نہ ہوئے تو تم نے پچھلے اتنے سال ضائع کر دیئے۔ اس لئے کوشش کرو داخلہ بھجواؤ۔ اور وہ بیچارے پھر داخلہ بھجوا دیتے۔ کہ شاید اس دفعہ قسمت یاوری کرے۔ خیر! یہ تو جملہ معترضہ تھا!

الٰہی جماعتوں سے خدا کے جو وعدے ہوتے ہیں۔ وہ ضرور پورا ہو کر رہتے ہیں۔ ابتلاء اور امتحان انہیں وہ کچھ عطا کر جاتے ہیں جو عام حالات میں عطا نہ ہوتا۔ درختوں سے کونپلیں گرمی سے ہی پھوٹتی ہیں۔

آیات مندرجہ بالا کا مفہوم و منطوق یہی ہے کہ عہد جو باندھا ہے اسے پورا کیا جائے اپنی سعی و عمل کو منتہا تک پہنچایا جائے سفر کو درمیان میں نہ چھوڑا جائے۔ منزل اور انجام خدا نے پہلے سے بتا دیا ہے۔ تقدیر خداوندی کو زمین پر لانے کے لئے تدابیر اور دعا میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ سوت کاتنا شروع کیا ہے تو کاتتے جائیں۔ اس سے کپڑا بنوا کر زیب تن کریں۔ دوسروں کے ستر ڈھانکیں۔ اللہ کی رسی کو کمزور ہاتھوں سے نہیں مضبوط ہاتھوں سے تھامیں اور اس بڑھیا کی طرح نہ خود سوت کے ٹکڑے ٹکڑے کریں۔ نہ اپنے ہاتھ سے نہ کسی غیر کے ہاتھ سے ایسا ہونے دیں۔

اور ہاں ہاں سنو! کشتی بنانے والے کی آواز سنو۔ کیا سریلی، کیا جانفزا آواز ہے۔ نرسنگے کی آواز کی مانند پرشوکت بھی ہے:۔

"صادق آں باشد کہ ایام بلا
مے گذارد با محبت با وفا۔
گر قضارا عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا"

باوفا وہ ہے کہ ابتلاء کے ایام محبت اور وفا کے ساتھ گزارتا ہے۔

اگر تقدیر کبھی اسے اسیر بناتی ہے۔ ہاتھوں میں زنجیریں پہناتی ہے تو وہ اس زنجیر کو چوم لیتا ہے کہ اس آشنا کی یہی مرضی ہے۔

"لَنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔"

ہمارے ساتھ وہی ہوگا جو خدا کی مرضی ہے اور ——

"مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ"

اذکروا موتاکم بالخیر

آہ! بھائی حسن صاحب

از مکرم محمد اسمٰعیل منیر صاحب مربی سلسلہ

کولمبو (سری لنکا) سے عزیزم عبداللہ صاحب نے نہایت افسوسناک خبر دی ہے کہ ان کے والد محترم مکرم ایم۔ ای۔ ایم حسن صاحب ۷۶ سال کی عمر میں ۷ اگست کو ڈاکٹر سلیمان صاحب کے ہسپتال میں بعارضہ قلب بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم بھائی حسن صاحب ان خوش نصیبوں میں شامل تھے جنہوں نے گذشتہ سال امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سری لنکا میں خوش آمدید کہا جب کہ حضور سنگاپور فجی اور آسٹریلیا کے دورہ سے واپسی پر ہفتہ بھر کے لئے سری لنکا میں ٹھہرے۔ اس وقت آپ سری لنکا کی جماعتوں کے امیر بھی تھے اور خرابی صحت اور نظر کی کمزوری کے باوجود مرکز کے ارشاد کی تعمیل میں اس اہم کام کو نبھانے کی سعی کرتے رہتے تھے۔ امارت سے قبل وہ سیکرٹری مال کی حیثیت سے جماعت کی خدمت ۱۹۵۰ء سے کرتے چلے آرہے تھے۔ خاکسار اگست ۱۹۵۱ء میں جماعت احمدیہ کے مشن کے قیام کے لئے وہاں پہنچا تو انہوں نے ہر رنگ میں مجھ سے مثالی تعاون فرمایا۔ میں نے پہلے چھ ماہ نیگومبو کی جماعت میں گذارے اور جب ملک کے دارالحکومت کولمبو میں احمدیہ مشن ہاؤس کے قیام کی منظوری ہوئی اور اس کے لئے موزوں مکان کی تلاش شروع ہوئی تو فرمانے لگے کہ آپ اپنی بیوی اور بچے کو لے کر میرے گھر میں ہی آجائیں۔ ہم دونوں مل کر مشن ہاؤس کے لئے موزوں مکان کی تلاش جلد کر لیں گے انہوں نے اپنے مختصر سے مکان کا بڑا کمرہ ہمارے لئے فارغ کروا دیا۔ اور اس طرح ان کے گھر میں چند ہفتے عملاً مشن ہاؤس والی رونق رہی جس سے بہت خوش تھے کہ اس طرح انکے بچوں کی بہترین تربیت بھی ہو رہی ہے۔ اس طرح ہمارا عقد اخوت ۲۳ سال تک برابر استوار رہا۔ خدا کرے کہ اب ان کے بعد ان کے بچوں کو بھی اس عہد کو نبھانے کی توفیق ملتی رہے جن میں سے ایک بشیر الدین ہیں جو واقف زندگی ہیں ان کو بھائی حسن صاحب نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم کے لئے بھجوایا چنانچہ وہ آجکل آندھرا پردیش میں نئی قائم ہونے والی احمدیہ جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین بجا لا کر اپنے والد کی روح کو خوش کرنے والا بنا دے آمین۔

اپنی بچیوں کی تربیت کا بھی انہیں بہت خیال رہتا تھا۔ ابھی چند سال کی بات ہے جب جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پردہ کے لئے برقعہ کے استعمال کو بیرونی ممالک میں رائج کرنے کی تحریک فرمائی تو بھائی حسن صاحب نے بھی اپنی دو بچیوں کے لئے دو برقعے ربوہ سے تیار کروا کر منگوائے۔

بھائی حسن صاحب بہت نیک۔ مخلص نماز باجماعت کے پابند۔ دینی شعار کی حفاظت کرنے والے۔ ہر کس و ناکس کی خدمت کرنے والے اور ہر جائز کام کے لئے ہمہ وقت چوکس رہنے والے تھے۔ سات سال ان کے ساتھ گذارنے کا مجھے موقعہ ملا۔ واقعات تو بے شمار ہیں مگر دو کا ذکر کرتا ہوں جو مجھے کبھی نہیں بھولتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگست ۱۹۵۱ء میں عاجز سری لنکا پہنچا تو وہ جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔ آمد و خرچ کا حساب بہت صاف ستھرا رکھتے تھے۔ جب بھی ان کے رجسٹر دیکھتا تو خوشی ہوتی۔ ایک دن تربیتی نقطۂ نگاہ سے فہرست چندہ دہندگان دیکھ رہا تھا تو ان کی بھی ۱۲/۵۰ روپے چندہ ماہانہ کی ادائیگی دیکھی۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ آپ کا کام تو آج کل ٹھپ ہے یہ چندہ کس آمد پر دے رہے ہیں تو بے ساختہ فرمانے لگے کہ بیوی بچوں کے پیٹ پالنے کے لئے ہر ماہ ۲۰۰/- روپے قرض اٹھاتا ہوں۔ یہ بھی تو میری آمد ہے اس پر ۱۲½ چندہ دے رہا ہوں۔ یہ ہیں تقویٰ کی باریک راہیں جن پر قدم مارنے کے لئے حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو تیار دیکھنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ نیکی ہی پسند آئی ہو گی کہ پھر آہستہ آہستہ ان کی مالی حالت بہتر ہونی شروع ہوئی اور ۱۹۵۸ء میں میری واپسی کے وقت ان کا ماہوار چندہ ۸۷/۱۲ روپے تھا اور چندہ عام کی طرح دوسری مدات میں بھی وہ باقاعدگی سے ادائیگی فرماتے تھے۔

دوسرا واقعہ ۱۹۵۶ء کا ہے۔ جب انگریزوں نے نہر سویز پر بمباری کی تھی اسی سال ترقی کرتے کرتے بھائی حسن صاحب کو خدا نے چائے ایکسپورٹ کرنے کا پہلا موقع دیا اور وہ بھی ۲۰,۰۰۰/- قرض لے کر انہوں نے مصر کو چائے بھجوائی۔ اس دوران بمباری نے مصر کی حالت دگرگوں کر دی۔ پریشانی کے عالم میں ایک دن دوپہر کے وقت بھائی حسن صاحب میرے پاس احمدیہ مشن ہاؤس کولمبو میں تشریف لائے اور سارا ماجرا سنایا کہ کس طرح سر منڈواتے ہی اولے پڑنے والا محاورہ ان پر صادق آگیا ہے۔ ادھر مصر سے چائے کے پہنچنے کی اطلاع نہیں مل رہی ہے ادھر قرض خواہ سر پر سوار ہیں۔ عاجز نے کئی ایک مشورے دیئے جن میں سے دو پر انہوں نے فوری عمل کیا ایک تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں دعا کے لئے تار اور تفصیلی خط وہیں مشن ہاؤس میں بیٹھے لکھا اور پوسٹ کر کے گھر گئے دوسرا الصدقۃ ترد البلاء کے مطابق میں نے اپنے ذوق کے مطابق کہا کہ آپ اپنا تحریک جدید کا وعدہ دسمبر کی بجائے ابھی جولائی میں ہی پورا کر دیں کہ یہ بھی ایک بہترین صدقہ ہے جو دین کی طرف توجہ کرنے پر خرچ ہو رہا ہے۔ ان دونوں کا نتیجہ معجزانہ طور پر ہفتہ کے اندر اندر ہی ظاہر ہو گیا۔ کہ بمباری تو صرف چھ دن رہی اور چائے والا جہاز بمباری کے معاً بعد حفاظت سے بندرگاہ میں لنگر انداز ہوا۔ مرسل الیہ کو چائے عین اشد ضرورت کے وقت ملی جس سے اس نے خوب کمایا اور ادھر ان کو بھی رقم وقت مقررہ کے اندر ہی مل گئی۔ اور اس طرح پہلا قرضہ واپس کر کے انہوں نے کام کو آگے بڑھانا شروع کیا اور بڑھتے بڑھتے لاکھوں میں کھیلنے لگے۔ الحمد للہ۔

ان کا دفتر دسٹور رشہر کے وسط میں واقع تھا۔ ارد گرد کے احمدی دوست آجاتے تھے۔ جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو خود نماز کی تیاری کرواتے اور نماز باجماعت شروع ہو جاتی گویا ان کا دفتر احمدیہ سنٹر کی حیثیت رکھتا تھا۔ جہاں احمدیت کی حقیقی روح نظر آتی تھی۔ نماز باجماعت، مہمان نوازی اور مالی قربانیوں میں مسابقت کا نظارہ بھی ان کے ہاں نظر آتا تھا۔ اکثر دوست چندہ دینے وہاں ہی تشریف لے آتے تھے۔ کئی سالوں سے وہ کوشاں تھے کہ ان کی پاسپورٹ والی مشکلات حل ہو جائیں۔ تو وہ ربوہ آ کر حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کر لیں۔ ہر سال ہی وعدہ فرماتے کہ اس سال وہ جلسہ سالانہ پر آنے کی سعی کریں گے مگر حالات کی مجبوری نے انہیں یہ اجازت تو نہ دی مگر ان کی خواہش کو اس طرح پورا کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مشرق کا پہلا دورہ کرنے کی توفیق ۱۹۸۳ء میں دی۔ اس دورہ کے آخر میں حضور نے سری لنکا میں بھی قیام فرمایا۔ جہاں بھائی حسن صاحب کی امارت میں سری لنکا کی ساری جماعت کے علاوہ انڈیا کی بعض جماعتوں نے بھی حضور کا شاندار استقبال فرمایا۔ سچ تو یہ ہے کہ بہت خوبیاں تھیں دنیا سے رخصت ہونے والے بھائی حسن میں۔

گمشدہ اشیاء:

چند ان سلے کپڑے ایک لفافہ میں گول بازار میں گرے پڑے ملے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی خرید کا بل مالیتی ۱۵۰/- روپے بھی ہے۔ نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

(چوہدری محمد الیاس دینس ۹/۹ الومنیس دارالصدر غربی۔ ربوہ)
(احسان جنرل سٹور۔ گول بازار ربوہ)

تبدیلی سائیکل

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء کو گول بازار کی سبزی کی دکان سے کوئی دوست میرا ایگل مارکہ سائیکل لے گئے ہیں اور اپنا پیکو سائیکل نمبر FO97518 چھوڑ گئے ہیں۔ براہ کرم اختر سٹوڈیو سے تبدیل کروا لیں۔

(مرزا حنیف احمد۔ اختر سٹوڈیو۔ ربوہ)

یادِ رفتگان

مکرم ماسٹر محمد بخش سولنگی مرحوم

مورخہ ۲۲ اگست روزنامہ الفضل میں یہ افسوس ناک خبر پڑھ کر صدمہ ہوا کہ محترم ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرم ماسٹر صاحب مرحوم میرے بھی استاد رہے تھے۔ میں نے ہائی سکول قادیان میں چوتھی جماعت آپ سے پڑھی تھی آپ نہایت با اخلاق تھے اور محبت سے اپنے شاگردوں سے پیش آتے تھے۔ میں نے آپ میں کوئی غصہ کی بات نہ دیکھی بلکہ محبت و پیار کا ہی رنگ دیکھا چوتھی جماعت پاس کرنے کے بعد پانچویں میں آگیا تو پھر بھی آپ محبت سے ملا کرتے اور حالات دریافت فرماتے۔ ہائی سکول سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ احمدیہ آگیا۔ مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ لیکن آپ کے ساتھ تعلقات بدستور قائم رہے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ مرحوم جو ہمارے بزرگ استاد تھے مجھے ماسٹر صاحب مرحوم کی کلاس کا دینی امتحان لینے کے لئے ارشاد فرمایا خاکسار جب آپ کی کلاس میں گیا۔ تو آپ کھڑے ہو گئے اس سے مجھے بہت ندامت ہوئی۔ میں نے عرض کیا میں تو آپ کا ایک ادنیٰ اور نالائق شاگرد ہوں۔ اس قابل نہیں کہ آپ میرے لئے کھڑے ہوں۔ فرمایا آپ میری کلاس کا دینی امتحان لینے کے لئے آئے ہیں مجھے آپ کا احترام ہے میں نے کرسی پر بیٹھنے سے ہر چند انکار کیا لیکن آپ کے پُرزور اصرار پر بیٹھنا پڑا۔ میں تو اس قدر نالائق تھا۔ مجھے امتحان لینے کا بھی طریق نہ آتا تھا۔ آپ رہنمائی فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ نہایت خوشی سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔

آپ کو طب سے کافی واقفیت تھی جب کوئی شاگرد یا کوئی دوسرا آدمی آپ سے اپنی بیماری کا ذکر کرتا تو آپ اس کو تسلی دیتے اور کوئی سستا سا نسخہ تجویز کر دیتے یا اپنے پاس سے دوائی مفت دے دیتے۔ ذکر الٰہی اور دعائیں آپ کی روحانی غذا تھی ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہتے تھے کلاس میں پڑھانے کے وقت آپکی زبان ذکر الٰہی میں مصروف رہتی تھی میرے ساتھ تو آپ بہت بے تکلف تھے جیسے دوست استاد ہوتے ہیں۔ ایسا ہی سلوک فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ آپ کے درجات بلند فرمائے اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ (عبدالرحیم عارف)

قراردادِ تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ضلع خوشاب مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب کی وفات پر انتہائی غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب کا ہمارے ضلع کے ساتھ گہرا تعلق تھا جس کے باعث ہم ان کے اخلاقِ فاضلہ اور محبت کو کبھی نہیں فراموش کر سکتے۔ مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے نواسے، حضرت نواب محمد علی خان اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے صاحبزادے اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے بھانجے تھے۔ آپ نہایت مخلص اور فدائی وجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے صاحبزادے مکرم منصور احمد خان صاحب کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا۔ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے متعدد بیرونی ممالک میں دینی فرائض سرانجام دیئے اور آج کل بھی خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

ہم ممبران مجلس عاملہ ضلع خوشاب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب، آپ کے بیٹوں، بیٹیوں، نیز دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے وارثان کو آپ کے اوصاف حسنہ کا وارث بنائے۔ (آمین)

(ممبران مجلس عاملہ ضلع خوشاب)

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ" (الحجرات: ۱۳)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کا بنیادی مقصد

ہر جماعت میں معلّم وقفِ جدید کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں جتنی بھی تحریکیں کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک وقفِ جدید بھی ہے اس تحریک کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں ہر جگہ ایسے معلم موجود ہوں جو روزمرہ کی باتوں میں قرآن کریم کے احکام بتائیں اور لوگوں کی تربیت کریں"۔ (خطبہ جمعہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۸ء)

اس وقت کثرت کے ساتھ جماعتوں کی طرف سے معلّمین کے لئے مطالبات آرہے ہیں لیکن وقفِ جدید کو معلمین کی قلّت کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ تعلیم و تربیت کا شوق رکھنے والے مخلص دوست حضور کے ارشاد کے مطابق بطور معلم وقفِ جدید اپنی زندگی وقف کریں اور خدمتِ دین کا مبارک فریضہ ادا کر کے ثوابِ دارین کے وارث بنیں۔

ایسے احباب مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۵ اکتوبر تک وقفِ جدید کو ارسال فرمائیں:۔ (ناظم ارشاد وقفِ جدید)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بیٹے عزیزم منور احمد صاحب ایم ایس سی سلمہ اللہ حال مقیم امریکہ نے وہاں ایک یونیورسٹی سے بفضل اللہ تعالیٰ الیکٹریکل انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب کرام کی خدمت میں مزید کامیابیوں اور برکتوں سے نوازے جانے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد۔ العمر۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

○ خاکسار کی اہلیہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ کا چند دنوں تک آپریشن فیصل آباد ہسپتال میں ہونے والا ہے۔

(عبداللطیف خان صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

○ میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ لندن میں سینہ میں درد اور بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

(مسعود احمد خورشید۔ کراچی)

○ ہمارے محلہ کے زعیم صاحب مکرم سلیم احمد صاحب شاہد ۱۵ روز سے بخار کی وجہ سے کافی بیمار ہیں۔

(غلام احمد سرور کارکن دفتر کمیٹی آبادی تحریک جدید)

○ میری بزرگ پھوپھی جان اور محترم پھوپھا جان محمد سلیمان صاحب سابق کلرک دفتر "الفرقان" کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔

(خورشید بخاری۔ الفضل ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

○ میری پھوپھی صاحبہ رسول بی بی زوجہ چوہدری امیر احمد صاحب باجوہ چک ج ب ۳۱۲ کمقووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بیمار رہتی ہیں۔ نیز میں اکثر پریشان رہتا ہوں۔

(ناصر احمد باجوہ چک ۵۲ ضلع رحیم یار خان)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان/موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں

۱۔ حفیظہ بیگم کوثر صاحبہ زوجہ قریشی محمود الحسن صاحب وصیت نمبر ۱۰۷۴۴ سابقہ سکونت سرگودھا۔

۲۔ طاہرہ خانم صاحبہ زوجہ شیخ نور الحق صاحب وصیت نمبر ۱۰۷۵۴ سکونت کھارہ ضلع گورداسپور۔

۳۔ فاطمہ بی بی زوجہ غلام محمد وصیت نمبر ۱۰۶۸۵ سابقہ سکونت بلغتولہ ضلع سیالکوٹ۔

۴۔ صالحہ نسیم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالقادر صاحب وصیت نمبر ۱۰۸۴۱ سابقہ سکونت قادیان

۵۔ میاں محمد صاحب ولد بہاول صاحب قوم کھچی وصیت نمبر ۱۰۸۷۴ سابقہ سکونت چک نمبر ۱۳۵ ج ب تحصیل چنیوٹ۔ بعد میں سکونت دارالنصر غربی ۲/ عبدالغفار ٹال والا۔

۶۔ شریفہ بیگم زوجہ محمد سعید صاحب وصیت نمبر ۱۰۶۸۰ سابق سکونت چک فیض اللہ ضلع گورداسپور انڈیا۔

۷۔ طالعہ بی بی صاحبہ بیوہ فیروز الدین صاحب وصیت نمبر ۱۰۶۸۱ سابقہ پتہ دھار یوال ضلع سیالکوٹ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(قسط نمبر ۴)

ننھی مجاہدات (وقفِ جدید دفتر اطفال) ضلع کراچی:

قیادت (نصرت جہاں) عامرہ سیف، عالیہ سیف، صنوبر بشریٰ، صائمہ حمید، عاطفہ غیاث، ارم بھٹی، کرن بھٹی، زبیدہ رفیق، عطیہ صدیقی، صائمہ جاوید،

النور: شگفتہ فاضل، عفت وقار، رفعت وقار، قانتہ ہاشمی، مبشرہ سلطان، لبنیٰ سیف، ندرت جہاں، مدحت فاطمہ، سعدیہ طارق، سمیرا بٹ، روحی ریاض، تندہ ریاض، سعدیہ رضوی۔

لیاقت آباد: سعدیہ امجد، مبشرہ شفیق، طیبہ طاہر، عائشہ نذر، عطیۃ المومن، عاصمہ بشیر، ملیحہ ناصر،

ناظم آباد: صبیحہ،

گلستان طاہر: ہما سعید، ثنا سعید، صبا سعید،

المنصور: سمیرا جمیل، فوزیہ جمیل، ناہید اشرف، تنویر اشرف،

بی کام میں داخلہ

وہ طلباء جو ایف اے / ایف ایس سی / آئی کام / ڈی کام کے بعد بی کام میں داخلہ کے خواہش مند ہیں۔ انہیں آگاہ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کالج آف کامرس سرگودھا میں بی کام پارٹ فسٹ کے لئے داخلے جاری ہیں۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۴ ہے۔ داخلہ فارم ۱۰ ستمبر سے کالج آفس سے حاصل کیئے جا سکتے ہیں۔

انٹرویو ۲۳ ستمبر ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

(مسعود احمد عارف ۳/۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم اعجاز الحق صاحب قریشی ولد مکرم عزیز احمد صاحب قریشی مرحوم ملٹری اسٹیٹس آفس حیدرآباد مرکل، حیدرآباد (سندھ) نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم قریشی عزیز احمد صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔

قطعہ ۲۴/۱۵ رقبہ ایک کنال کا نصف دس مرلہ (جانب شرق) واقع محلہ دارالیمن شرقی ربوہ مرحومہ کے نام بطور عطیہ الاٹ ہے۔ جس پر ایک مکان مشتمل بر تین کمرہ جات و چار دیواری بھی والدہ مرحومہ کا تعمیر کردہ ہے

ہم صرف مندرجہ ذیل تین بھائی مرحومہ کے وارث ہیں ہماری کوئی ہمشیرہ نہیں ہے۔

۱۔ ضیاء الحق قریشی۔ ۲۔ اعجاز الحق قریشی۔ ۳۔ نعیم الحق قریشی۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ اور اس پر تعمیر شدہ مکان ہم تینوں بھائیوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو قطعہ زمین مع مکان مذکور نامبردہ پسران مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مرحومہ کے نام انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے

(ناظم دارالقضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

باہر کریں گے۔ حضرت شعیبؑ نے انہیں اس ظلم سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ جب میں اور مجھ پر ایمان لانے والوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ سچائی کو صدق دل سے قبول کیا ہے تو تم ہمیں اس سے پھیرنے پر کیسے مجبور کر سکتے ہو۔ اگر ہم تمہارے جبر سے تنگ آکر اس سچائی کو ترک کر دیں تو ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم ٹھہریں گے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ ہم اس سچائی کو ترک کر دیں۔ خدا تعالیٰ ہی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کریگا اور ہم اسی سے فیصلہ کے طالب ہیں۔ اس پر قوم کے سرداروں نے حضرت شعیبؑ کو دھمکی دی کہ اگر تم اس سچائی سے باز نہ آئے تو تمہیں ہمارے ہاتھوں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا اور اس نقصان کے تم خود ذمہ دار ہوگے۔ ہوا یہ کہ بالآخر منکروں کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب نقصان خود اٹھانا پڑا۔

(بحوالہ الاعراف آیات ۸۹ تا ۹۱)

حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کے سرداروں کے درمیان یہ مکالمہ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ مذہبی آزادی کے اصل اور حقیقی علمبردار اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامورین ہی ہوتے تھے۔ مذہب پر عمل پیرا ہونے اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں جو حق وہ اپنے لئے مانگتے تھے اسے مخالفین حق کے لئے بھی تسلیم کرتے تھے اور دین کے معاملہ میں کسی بھی شکل میں جبر کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ برخلاف اس کے ان کے مخالفین جبر و اکراہ اور ظلم کی راہ سے ان کی آواز کو دبا دینا چاہتے تھے۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مبارکہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب آف ڈسکہ جو کہ حکیم عبدالرحیم صاحب مرحوم آف لاہور کی صاحبزادی تھیں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۰ اگست ۱۹۸۴ء کو ۴۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنی یادگار میں دو لڑکے چھوڑے ہیں سب سے بڑے لڑکے کی عمر ۱۳ سال اور چھوٹے کی ۱۰ سال ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور بچوں کا خدا تعالیٰ خود کفیل و کارساز ہو۔

(صادقہ بیگم اہلیہ حاجی شریف اللہ صاحب (سفینہ پرنٹنگ والے) ۱۳۶ سی چیلنز کالونی فیصل آباد)

دعائے مغفرت

نہایت ہی افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب کاٹھگڑھی صدر جماعت احمدیہ چک ۲۔ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع خوشاب ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۸۴ء بروز اتوار وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ۲۷ اگست کو ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد نماز عصر البیت المبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر اعلیٰ ثانی) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم نے اپنی اولاد میں ایک بیٹا نصر اللہ خاں اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک، مخلص احمدی اور سلسلہ احمدیہ کے فدائی خادم تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(صادق محمد طاہر۔ خوشاب)

"خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ"

(ترمذی)

دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک بخل اور دوسری بد خلقی۔

جماعت کو اہم نصیحت:

حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لوگوں کو باہم محبت کرنے اور روحانی کمزوریوں کے سامنے نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم کرتے ہوئے اور اس درد دل کا اظہار کرتے ہوئے جو کہ آپ کو اپنی جماعت کی بہتری کے واسطے ہے فرمایا:۔

"میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور کچے لوگوں پر رحم کریں۔ ان کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں۔ اور کسی کے ساتھ بداخلاقی سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ ان کو سمجھائیں۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی بعض منافق مل جاتے تھے۔ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ چنانچہ عبداللہ ابن ابی جس نے کہا تھا کہ غالب لوگ ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دیں گے چنانچہ سورۃ منافقون میں درج ہے اور اس سے مراد اس کی یہ تھی کہ کفار مسلمانوں کو نکال دیں گے۔ اس کے مرنے پر حضرت رسول کریمؐ نے اپنا کرتہ اس کے لئے دیا تھا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۹)

(نظارت اصلاح وارشاد)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصانہ لبیک (چندہ تحریک جدید)

(۱)	مکرم مشتاق احمد صاحب ایس ڈی او کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد	۵۰۰ روپے
(۲)	" چوہدری رحمت صاحب ٹھیکیدار دارالیمن غربی ربوہ	۱۰۰۰ "
(۳)	" محمد نواز صاحب چک ۹ پنیار سرگودھا	۵۱۰ "
(۴)	" چوہدری محمد اسلم صاحب معہ والدین واہلیہ چک ۹ پنیار "	۱۰۱۵ "
(۵)	" " عطاء اللہ صاحب نمبردار " "	۵۱۵ "
(۶)	" " نبی احمد صاحب " "	۵۱۰ "
(۷)	" عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز معہ اہل وعیال جھنگ صدر	۵۰۱ "
(۸)	" محمد عبدالمالک صاحب "	۵۰۰ "
(۹)	محترمہ طلعت شریف صاحبہ اہلیہ مہر نور اکبر صاحب "	۱۰۰۰ "
(۱۰)	مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب پٹواری معہ اہل وعیال ساہیوال ضلع سرگودھا	۵۵۰ "
(۱۱)	" رانا ناصر احمد صاحب معہ اہل وعیال باب الابواب ربوہ	۵۱۰ "
(۱۲)	" میاں نسیم احمد صاحب طاہر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ "	۵۰۰ "
(۱۳)	" غلام محمد صاحب سوہجی سلانوالی ضلع سرگودھا	۶۵۰ "
(۱۴)	" یاقوت علی صاحب حلقہ اسلامیہ کالج فیصل آباد	۵۰۲ "
(۱۵)	" شیخ مشتاق احمد صاحب مردان	۶۰۵ "
(۱۶)	" چوہدری عبدالوہاب صاحب "	۱۲۰۰ "
(۱۷)	" ڈاکٹر محمد صادق صاحب "	۸۵۰ "
(۱۸)	" شیخ محمد اسرائیل صاحب "	۵۲۰ "
(۱۹)	" صاحبزادہ عبدالبصیر صاحب "	۵۰۰ "
(۲۰)	مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ "	۶۰۰ "
(۲۱)	مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب "	۶۰۵ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات اپنی اپنی مجلس کی سالانہ رپورٹ ۱۰ اکتوبر سے قبل بھجوا دیں۔ رپورٹ کی دو نقول دستی بھجوائی جائیں۔

جزاک اللہ!

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

خط وکتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعویٰ ایمان اور ابتلاء و آزمائش لازم و ملزوم ہیں

یہ ممکن ہی نہیں کہ مومنوں کو آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ سورۃ عنکبوت کی آیات ۳، ۴ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا ..... الخ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ بھی فرمایا گیا ہے کہ کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف ان کے منہ کے ان دعووں کی وجہ سے کہ وہ ایمان لے آئے ہیں اُن کو آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی ..... اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ گو ہم تو جانتے ہیں لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی بھی تسلی ہو اور ان کو بھی معلوم ہو کہ کون مومن ہے اور کون غیر مومن۔ اس لئے اگر کوئی شخص منہ سے ایمان کا دعویٰ کرے تو ہم اس پر خاموش نہیں ہو جاتے بلکہ بار بار ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کی آزمائش کرتے ہیں یہاں تک کہ سب دنیا کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ گروہ مومنین جس کو خدا تعالیٰ نے چنا تھا واقعہ میں مومن ہے۔

"وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ

پھر مثال دیتا ہے کہ یہ طریق ہم نے آج ہی اختیار نہیں کیا بلکہ پہلے زمانہ کے لوگوں کو بھی مختلف قسم کی آزمائشوں میں ڈالا گیا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کے دلوں کے مخفی یقین اور ایمان کو دوسروں پر ظاہر کر دے .....

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قاعدہ کلیہ کے طور پر یہ امر بیان فرمایا ہے کہ دعویٰ ایمان اور ابتلاء و آزمائش لازم و ملزوم ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ مومنوں کو صرف ان کے دعویٰ ایمان کی وجہ سے ہی کامل مومن سمجھ لیا جائے اور انہیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے اس طرح نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لو جن لوگوں نے کسی زمانہ میں بھی سچا دین قبول کیا ان کے لئے فوراً ہی آرام اور سُکھ کا راستہ نہیں کھولا گیا۔ بلکہ پہلے پہل تو یہی ہوا کہ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ بھی انہیں دینا پڑا اگر کچے گھروں والے تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ اُن کے محل بن جاتے وہ گھر بھی انہیں چھوڑنے پڑے۔ اگر قوموں میں معزز تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ بادشاہ اور حکمران بن جاتے انہیں پہلی عزتیں بھی چھوڑنی پڑیں۔ اگر مالدار تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ اُن کا مال دگنا، چوگنا بیس گنا اور ہزار گنا ہو جاتا انہیں اپنا پہلا مال بھی ترک کرنا پڑا۔ اگر لوگوں سے تعلقات تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ ان کے تعلقات وسیع ہو جاتے وہ بھی کٹ گئے۔ غرض جو راحت، آرام، عزت دولت، طاقت اور رسوخ انہیں پہلے حاصل تھا وہ بھی جاتا رہا اور بجائے فوراً سُکھ ملنے کے بظاہر انہیں دُکھ ملا۔ یہاں تک کہ خدا کے لئے انہیں اپنے وطنوں کو بھی چھوڑنا پڑا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جزء ۳ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۸)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیز فضل الرحمٰن انور صاحب مقیم ہیمبرگ (مغربی جرمنی) کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ النصیر بنت مکرم انعام الرحمٰن صاحب انور بعوض مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۸۴ء بمقام بیت المبارک ربوہ بعد نماز عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا اور دعا کرائی۔

عزیز مکرم فضل الرحمٰن صاحب اور عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی مخلص خادم محترم مولانا عبد الرحمٰن انور صاحب مرحوم کے پوتا اور پوتی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اور اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین

(لطف الرحمٰن شاکر۔ فضل عمر ہسپتال، ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری ہمشیرہ صالحہ طلعت صاحبہ اہلیہ میاں عبد المجید صاحب (بنت حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب رحمہ اللہ) مورخہ ۹/۸۴ بروز عید بوقت سحری وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ اسی دن راولپنڈی سے ربوہ رات کے ۹ بجے پہنچے گا۔ رات کے ایک بجے بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کے بلندی درجات و مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(مرزا عطاء الرحمٰن۔ برکت لاج۔ دار الصدر غربی ربوہ
مرزا لطف الرحمٰن۔ منیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ)

احباب محتاط رہیں!

حکیم فضل الرحمان صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے فضل یونانی لیبارٹری کے نام سے کام شروع کر رکھا ہے اور مختلف جگہوں پر کاروبار کا بہانہ بنا کر احباب سے رقم بٹورتے ہیں۔ اس لئے احباب ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

تبدیلی نام

میں نے اپنی بچی عظمیٰ کا نام تبدیل کر کے ندرت اسحاق بنت محمد اشرف اسحاق رکھ دیا ہے۔ لہٰذا اسے آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

(والدہ ندرت اسحاق بنت
محمد اشرف اسحاق ۴/۸ دار الرحمت غربی ربوہ)

حقیقی خوشی کا موجب:

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اسی عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۷۶)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان

سستے کپڑے کا ڈپو

کوئٹہ کلاتھ ہاؤس، باجوہ مارکیٹ گولبازار سے اقصیٰ روڈ پر "تبدیل ہو چکی ہے"

کوہ نور	۵ ہزار سفید	۱۲/۵۰ روپے میٹر
کرنیکل جرسی اک عرض		۱۶/- " "
جرسی پرنٹ رضائی		۱۵/- " "

کوئٹہ کلاتھ ہاؤس

نزد ریلوے کراسنگ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

امریکہ، سویڈن، ناروے، آسٹریلیا لنڈن، جرمنی، ڈنمارک، الغرض دنیا کے کسی بھی ملک جانے والے حضرات کیلئے

ایک اور پیش رفت

ہوائی جہاز میں سفر کی بہترین سہولت حاصل کرنے کے لیے اور ٹکٹ کے حصول میں آسانی کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں۔

عبد المصوّر

سکائی سٹار ٹریولز

گورنمنٹ لائسنس نمبر ۲۲۵ —
سید موج دریا روڈ ایڈورڈ روڈ) بالمقابل پوسٹ آفس فلیٹس نزد اے جی آفس لاہور